

دانیال کی کتاب - نمبر اکیس

پیمائش میں

Jeff Pippenger

2023-12-16

ہم اشعیاء کے ستائیسویں باب کا مطالعہ کر رہے ہیں، کیونکہ وہ اشعیاء کے آنے والے ابواب کے لیے سیاق و سباق قائم کرتا ہے۔ ان کے بعد آنے والے ابواب بیان کرتے ہیں کہ آخری بارش صحیح بائبل کی طریقہ کار ہے۔ یہ طریقہ کار، جب پہچانا اور اختیار کیا جائے، تو نبوی پیغام کو منکشف کرتا ہے، جو اگر قبول کر لیا جائے تو اس کے مطابق ایک تجربہ پیدا کرتا ہے۔

11 ستمبر 2001 کو وہ گیت جو خدا کے سابقہ عہد کے لوگوں، یعنی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ لوگوں، کے لیے لکھا گیا ہے، یہ ہے کہ انہیں خدا کی قوم کے طور پر چھوڑا جا رہا ہے، کیونکہ انہوں نے وہ پھل پیدا نہیں کیے جو خدا نے اپنی تانکستان سے پیدا ہونے کے لیے مقصود کیے تھے۔ اس گیت کی بنیاد عہد کے رشتے پر ہونی تھی، جس کی نمائندگی اُس تانکستان سے ہوتی ہے جسے خدا نے لگایا تھا، اور 1863 میں اُن کے ٹھوکر کے پتھر کو رد کر دینے پر بھی۔ وہ 1856 میں لاوڈیکہ کی حالت اختیار کر چکے تھے، اور سات برس تک، یا "سات وقت"، یعنی پچیس سو بیس دن، خدا اندر آنے کی کوشش کرتا رہا، لیکن 1863 میں انہوں نے اس کے لیے دروازہ بند کر دیا۔

11 ستمبر 2001 سے انہیں گٹھروں میں باندھا جا رہا ہے تاکہ اتوار کے قانون پر انہیں اُس کے منہ سے پوری طرح اُگل دیا جائے۔ 11 ستمبر 2001 سے ایڈونٹزم کو سنایا جانے والا پیغام لاوڈیکہ کا پیغام ہے، جو تانکستان کا وہ پیغام ہے جس میں ٹھوکر کا پتھر شامل ہے جو ہر اُس شخص کو کچل دیتا ہے جو قیمتی پتھر کو "دیکھنے" اور "چکھنے" سے انکار کرے۔ یسعیاہ کی عبارت میں لاوڈیکہوں سے وعدہ یہ ہے کہ کوئی بھی ایڈونٹسٹ جو اس آخری تنبیہ کو قبول کرنے کا انتخاب کرے، اُس کے پاس اب بھی وقت ہے کہ وہ مسیح کی "قوت کو پکڑ لیں" تاکہ وہ مسیح کے ساتھ "صلح کر سکیں"، کیونکہ مسیح اب بھی اُن کے ساتھ "صلح کرنے" پر آمادہ ہے۔ لیکن آدھی رات کی پکار پر، جو جلد آنے والے اتوار کے قانون سے عین پہلے آئے گی، یہ موقع ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

اس مدت میں جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی، خدا نے وعدہ کیا کہ وہ اُن کو جو "پہلے زمانے میں قوم نہ تھے"، "خشک زمین میں سے ایک جڑ بنائے گا، تاکہ وہ "جڑ پکڑیں"، "شگوفہ اور کلی لائیں، اور دنیا کے چہرے کو پھل سے بھر دیں۔" یسی کی جڑ کو شگفتہ ہونے اور کلی لانے کا سبب "پچھلی بارش" ہے، کیونکہ وہ جڑ جو شگوفہ اور کلی لانے والی ہے، نبوتاً مقدر ہے کہ وہ بلند کیا جانے والا علم ہے، اور وہ علم یسی کی جڑ ہی ہے۔

اور اُس دن یسی کی ایک جڑ ہوگی جو قوموں کے لیے ایک علم کے طور پر کھڑی ہوگی؛ امتیں اُس کی طرف رجوع کریں گی، اور اُس کی آرام گاہ جلالی ہوگی۔ اشعیاء 11:10۔

اواخر کی بارش سبب بنی کہ 11 ستمبر 2001 سے یسی کی جڑ میں شگوفے کھلیں اور کونپلیں پھوٹیں، اور جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت وہ جڑ تمام زمین کو پھل سے بھر دے گی۔ اشعیاء کے باب ستائیس میں اتوار کا قانون ایک تدریجی تاریخ ہے جو دانی ایل کی کتاب کے ابواب ایک سے تین میں بھی پیش کی گئی ہے۔ جب قومیں 11 ستمبر 2001 کو غضبناک ہوئیں اور تیسری مصیبت میں اسلام کو آزاد کیا گیا اور پھر فوراً روک دیا گیا، تو اواخر کی بارش کا چھڑکاؤ شروع ہوا۔

"اس مصیبت کے وقت کا آغاز، یہاں جس کا ذکر ہے، اس وقت کی طرف اشارہ نہیں کرتا جب وبائیں نازل ہونا شروع ہوں گی، بلکہ اس سے ذرا پہلے کے ایک مختصر عرصے کی طرف، جب مسیح مقدس میں ہوگا۔ اس وقت، جب نجات کا کام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آتی جائے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، پھر بھی انہیں روک کر رکھا جائے گا تاکہ تیسرے فرشتے کے کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ اسی وقت 'آخری بارش'، یا خداوند کے حضور سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتے کی بلند آواز کو قوت دے، اور مقدسوں کو اس زمانے میں ثابت قدم رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری وبائیں نازل کی جائیں گی۔" ابتدائی تحریریں، 85.

اس عبارت میں سسٹر وانٹ یہ واضح کر رہی ہیں کہ ایک مختصر عرصہ ایسا ہے جب نجات کے دروازے ابھی کھلے ہیں۔ جس "مصیبت کے زمانے" کا وہ ذکر کر رہی ہیں، وہ اس عظیم مصیبت کے زمانے سے مختلف ہے جو اس وقت شروع ہوتا ہے جب مہلت آزمائش پوری طرح ختم ہو جاتی ہے۔ ایڈونٹسٹ عقیدے میں ایسے بجا طور پر "چھوٹا زمانہ مصیبت" کہا جاتا ہے، اس عظیم زمانہ مصیبت کے مقابلے میں جو اس وقت شروع ہوتا ہے جب میکائیل کھڑا ہوتا ہے۔ "چھوٹا زمانہ مصیبت" اس مدت کو ظاہر کرتا ہے جب عنقریب نافذ ہونے والے اتوار کے قانون کے ساتھ قومی تباہی شروع ہوتی ہے، اور یہ سلسلہ مہلت آزمائش کے اختتام تک جاری رہتا ہے۔

11 ستمبر 2001 سے لے کر اتوار کے قانون تک کی تاریخ میں، ایڈونٹ ازم کی آخری تطہیر اور عدالت کو "پچھلی بارش" کے "چھڑکاؤ" کے دوران وقوع پذیر ہونے دکھایا گیا ہے۔ وہ زمانہ جب پچھلی بارش، جو "تازگی" بھی کہلاتی ہے، "چھڑکاؤ" کی صورت میں شروع ہوتی ہے، مگر اتوار کے قانون پر پہنچ کر مکمل انڈیلاؤ تک بڑھتی ہے۔ اس زمانے کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب تیسری مصیبت میں اسلام قوموں کو غضبناک کر دیتا ہے؛ اسی وقت پچھلی بارش برسنا شروع ہوتی ہے، اور بعض پچھلی بارش کو پہچان کر اسے قبول کرتے ہیں، اور بعض اسے پہچانتے نہیں۔ کچھ لوگ یہ تو سمجھتے ہیں کہ کچھ ہو رہا ہے، لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے، اور اس کے خلاف کمر کس لیتے ہیں۔

بہت سے لوگ بڑی حد تک ابتدائی بارش کو حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے وہ تمام برکات حاصل نہیں کیں جو خدا نے اس طرح ان کے لیے مہیا کی ہیں۔ وہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ کمی آخری بارش سے پوری ہو جائے گی۔ جب فضل کی سب سے فراوان دولت نازل کی جائے گی، تو وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اسے پانے کے لیے اپنے دل کھول دیں گے۔ وہ ایک سنگین غلطی کر رہے ہیں۔ وہ کام جو خدا نے اپنے نور اور معرفت عطا کر کے انسانی دل میں شروع کیا ہے، مسلسل آگے بڑھتا رہنا چاہیے۔ ہر شخص کو اپنی ضرورت کا احساس ہونا چاہیے۔ دل کو ہر ناپاکی سے خالی کیا جائے اور روح کے بسنے کے لیے پاک کیا جائے۔ گناہ کے اعتراف اور اس کے ترک، دل سوز دعا، اور اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کرنے کے وسیلہ سے ہی ابتدائی شاگردوں نے یوم پنتیکست پر روح القدس کے افاضہ کے لیے تیاری کی۔ یہی کام، مگر زیادہ درجے میں، اب کیا جانا ضروری ہے۔ تب انسان کو صرف برکت مانگنی تھی، اور یہ انتظار کرنا تھا کہ خداوند اس کے بارے میں اپنے کام کو کامل کرے۔ یہ خدا ہی ہے جس نے اس کام کی ابتداء کی، اور وہی اپنے کام کو مکمل کرے گا، انسان کو یسوع مسیح میں کامل بناتے ہوئے۔ لیکن اس فضل کی غفلت نہیں ہونی چاہیے جس کی نمائندگی ابتدائی بارش کرتی ہے۔ صرف وہی لوگ جو اپنے پاس موجود نور کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، زیادہ نور پائیں گے۔ جب تک ہم فعال مسیحی اوصاف کی عملی نمود میں روز بروز آگے نہ بڑھیں، ہم آخری بارش میں روح القدس کے ظہور کو نہ پہچانیں گے۔ ممکن ہے کہ وہ ہمارے چاروں طرف کے دلوں پر برس رہی ہو، لیکن ہم نہ اسے پہچانیں گے اور نہ ہی قبول کریں گے۔ Testimonies to Ministers, 506, 507.

پچھلی بارش اب برس رہی ہے اور کچھ لوگ اسے پہچانتے ہیں اور اس لیے اسے حاصل کرتے ہیں، اور کچھ لوگ اسے نہیں پہچانتے، اور اس لیے اسے حاصل نہیں کرتے۔ پچھلی بارش کو حاصل کرنے کے لیے اسے پہچاننا ضروری ہے۔ پچھلی بارش محض ایک تجربہ نہیں؛ یہ ایک ایسا تجربہ ہے جو ایک پیغام کے ذریعے پیدا ہوتا ہے، لیکن وہ پیغام اسی وقت قبول کیا جا سکتا ہے جب پیغام کو قائم کرنے کے لیے درست

طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ اُس طریقہ کار کو پہچانے بغیر جو پچھلی بارش کے پیغام کو قائم کرتا ہے، کتاب دانیال اور کتاب مکاشفہ میں پیش کی گئی مملکتوں کے عروج و زوال میں نمایاں کیے گئے نبوی اسباق کو سمجھنا عملاً ناممکن ہے۔

دنیا کے لیے بلند کیا جانے والا علم، اشعیا کے مطابق، "یسی کی جڑ" ہے، اور باب ستائیس میں جو "یعقوب سے نکلتے ہیں" وہ "جڑ پکڑتے ہیں"۔ جو "یسی کی جڑ" ہیں انہیں وہاں "اسرائیل" بھی کہا گیا ہے، اور وہی پہلے بھول کھلاتے اور کونپلیں نکالتے ہیں، اور اس کے بعد دنیا کو پھل سے بھر دیتے ہیں۔ فطرت کے قوانین نبوت کے قوانین کے متصادم نہیں، کیونکہ وہی قانون دینے والا فطرت اور نبوت دونوں کا موجد ہے۔ کسی پودے کے پھل دینے سے پہلے لازم ہے کہ وہ پہلے خوابیدگی سے نکلے جس کی علامت کونپلیں ہوتی ہیں، اور اس کے بعد شگوفے آتے ہیں۔ روحانی اسرائیل، جو "یسی کی جڑ" ہے، بارش کے نزول کا تدریجی افاضہ حاصل کرتا ہے۔ یہ ایک "چھڑکاؤ" سے شروع ہوتا ہے اور پھر مکمل افاضے تک بڑھ جاتا ہے جب دنیا اُس پھل سے بھر جاتی ہے جو اُس علم کے پیش کردہ ہے۔

اشعیا کے باب ستائیس میں، بارش کے چھینٹوں کے آغاز کا نقطہ اس وقت کے طور پر دکھایا گیا ہے جب کلیاں "پھوٹتی ہیں"۔ جب وہ پہلی بار "پھوٹتی ہیں" تو بارش کو "اندازے سے" انڈیلا جانا بتایا گیا ہے۔ "اندازے سے، جب وہ پھوٹتی ہے۔" 11 ستمبر 2001 کو آخری بارش کے چھڑکاؤ کا "اندازے سے" انڈیلا جانا شروع ہوا، کیونکہ اُس وقت گندم اور جڑی بوٹیاں، یا داناؤں اور نادانوں، ابھی بھی ایک ساتھ ملے جلے تھے۔

خدا کی روح کے عظیم فیضان، جو اپنے جلال سے ساری زمین کو روشن کر دیتا ہے، تب تک نہیں آئے گا جب تک ہمارے پاس ایسے بصیرت یافتہ لوگ نہ ہوں جو تجربے سے جانتے ہوں کہ خدا کے ساتھ ہم کار ہونے کا کیا مطلب ہے۔ جب مسیح کی خدمت کے لیے ہماری کامل، دل و جان سے وقفیت ہو جائے گی، تو خدا اپنی روح کے لیے اندازہ فیضان کے ذریعے اس حقیقت کی تصدیق کرے گا؛ مگر ایسا اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کلیسیا کی اکثریت خدا کے ساتھ ہم کار نہ بن جائے۔ جب خود غرضی اور نفس پرستی اس قدر نمایاں ہوں، جب ایسا مزاج غالب ہو جو اگر لفظوں میں ڈھل جائے تو قابیل کے اس جواب کی صورت اختیار کرے—'کیا میں اپنے بھائی کا رکھوالا ہوں؟'—تو خدا اپنی روح نہیں انڈیل سکتا۔ اگر اس وقت کی سچائی، اگر وہ نشانیاں جو ہر سمت گھنی ہوتی جا رہی ہیں اور گواہی دیتی ہیں کہ سب چیزوں کا انجام نزدیک ہے، ان لوگوں کی سوئی ہوئی توانائی کو جو سچائی جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں بیدار کرنے کے لیے کافی نہیں، تو پھر جتنی روشنی ان پر چمکتی رہی ہے اسی کے تناسب سے اندھیرا ان جانوں کو آئے گا۔ ان کی بے اعتنائی کے لیے ذرا سا بھی عذر موجود نہ ہوگا جیسے وہ آخری فیصلے کے عظیم دن میں خدا کے حضور پیش کر سکیں۔ یہ عذر پیش کرنے کو کچھ نہ ہوگا کہ انہوں نے خدا کے کلام کی مقدس سچائی کے نور میں کیوں نہ جیا، کیوں نہ چلے اور کیوں نہ کام کیا، اور یوں اپنے چال چلن، اپنی ہمدردی اور اپنے جوش و غیرت کے وسیلے سے گناہ سے تاریک دنیا پر یہ ظاہر کیا ہوتا کہ انجیل کی قدرت اور حقیقت ناقابل تردید ہے۔ ریویو اینڈ بیرلڈ، 21 جولائی، 1896ء۔

اشعیا باب ستائیس آخری بارش کے نزول کے آغاز کی تاریخ کی نشاندہی کرتا ہے، جب خشک زمین سے جڑ کونپل مارتی ہے، اور پھر اس سارے عمل کو بیان کرتا ہے یہاں تک کہ زمین پھل سے بھر جاتی ہے۔ یہ باب یہ بھی بتاتا ہے کہ: "پیمائش کے ساتھ، جب وہ پھوٹے گا، تو تو اس سے بحث کرے گا۔" جب آخری بارش کو "چھڑکاؤ" کے طور پر ناپا جا رہا ہو، سیسٹر وانٹ بیان کرتی ہیں کہ آخری بارش "ہمارے چاروں طرف دلوں پر برس رہی ہو سکتی ہے، لیکن ہم نہ اسے پہچانیں گے اور نہ اسے قبول کریں گے۔"

اس طرح وہ ایک ایسی کلیسیا کی نشاندہی کرتی ہے جس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو بارش کے نزول کو پہچانتے ہیں اور وہ بھی جو اسے نہیں پہچانتے۔ پچھلے اقتباس میں وہ یہ واضح کرتی ہے کہ جب خدا آخری بارش کے حساب انڈیلتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ دانا اور نادان کنواریوں کا

امتزاج باقی نہیں رہا، یوں بیان کرتے ہوئے: "جب ہم مسیح کی خدمت کے لیے کامل، پورے دل سے اپنے آپ کو وقف کر دیں گے، تو خدا اپنی روح کے لیے حساب انڈیلنے سے اس حقیقت کی تصدیق کرے گا؛ لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کلیسیا کی اکثریت خدا کے ساتھ مل کر محنت کرنے والی نہ ہو۔"

کلیسیا کا بڑا حصہ، یا کلیسیا کی اکثریت، متی باب پچیس میں نادان کنواریوں کے طور پر پیش کی گئی ہے، کیونکہ بائبل کے مطابق "بہتیرے" بلائے گئے ہیں مگر "تھوڑے" برگزیدہ کیے گئے ہیں۔ عاقل اور نادان آدھی رات کے بحران میں، جو عنقریب آنے والے اتوار کے قانون سے پہلے واقع ہوتا ہے، مشیتِ الہی کے تحت جدا کر دیے جاتے ہیں۔ یہ جدائی ایک ایسی قوم پیدا کرتی ہے جو پھر پچھلی بارش میں روح القدس کے پورے انڈیلاؤ کو قبول کر سکے اور "ایک دن میں پیدا ہونے والی قوم" بن جائے۔ پھر یسی کی جڑ ایک علم کی طرح بلند کی جائے گی اور دنیا کو پھل سے بھر دے گی۔

اشعیا باپ ستائیس یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب "بقدر" پچھلی بارش انڈیلی جانے لگی—11 ستمبر 2001 کو—"تو اُس سے بحث کرے گا۔" "بقدر، جب وہ شاخ نکالے، تو تو اُس سے بحث کرے گا۔" 11 ستمبر 2001 کا واقعہ دنیا اور کلیسیا میں فوراً ایک بحث بن گیا۔ آج تک—بیس سے زیادہ برس گزر جانے کے باوجود—اب بھی ان واقعات کو اسلام کے ایک فعل قرار دینے کے خلاف دلائل موجود ہیں، بلکہ انہیں کسی نہ کسی عالمی سازش سے منسوب کیا جاتا ہے۔ پچھلی بارش کے چھڑکاؤ کی آمد کے ساتھ وابستہ بحث 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی، لیکن جو بحثیں دنیا میں جاری ہیں وہ وہ "بحث" نہیں جو خدا کے نبوی کلام میں بیان کی گئی ہے۔ بحث ایسی پیشین گوئیوں کے بارے میں ہے جیسی کہ درج ذیل ہے۔

ایک موقع پر نیویارک شہر میں، رات کے وقت مجھے یہ دکھایا گیا کہ عمارتیں آسمان کی طرف منزل پر منزل بلند ہو رہی تھیں۔ ان عمارتوں کے آگ سے محفوظ ہونے کی ضمانت دی گئی تھی، اور انہیں اپنے مالکان اور معماروں کی شان بڑھانے کے لیے تعمیر کی گئیں۔ یہ عمارتیں بلند سے بلندتر ہوتی چلی گئیں، اور ان میں نہایت قیمتی مواد استعمال کیا گیا۔ جن کی یہ عمارتیں تھیں وہ اپنے آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تھے: 'ہم خدا کو بہترین طور پر کس طرح جلال دے سکتے ہیں؟' خداوند ان کے خیالات میں نہ تھا۔

میں نے سوچا: 'اے کاش! جو لوگ اس طرح اپنے وسائل لگا رہے ہیں، وہ اپنی روش کو اسی طرح دیکھ پاتے جیسے خدا اسے دیکھتا ہے! وہ شاندار عمارتیں ایک کے بعد ایک بنا رہے ہیں، لیکن کائنات کے حاکم کی نظر میں ان کی منصوبہ بندی اور تدبیریں کتنی بے وقوفانہ ہیں۔ وہ دل و دماغ کی تمام قوتوں سے یہ غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ خدا کی کس طرح تمجید کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات سے غافل ہو گئے ہیں، کہ یہی انسان کا پہلا فرض ہے۔'

جب یہ بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوتی گئیں، تو مالکان فخر و غرور کے ساتھ شادمان تھے کہ ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اپنی نفس پرستی کی تسکین کریں اور اپنے پڑوسیوں میں حسد بھڑکائیں۔ انہوں نے جو سرمایہ اس طرح لگایا، اس کا بڑا حصہ جبری وصولیوں اور غریبوں کو کچل کر حاصل کیا گیا تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ آسمان پر ہر کاروباری لین دین کا حساب محفوظ رکھا جاتا ہے؛ ہر ناروا سودا، ہر دھوکہ دہی کا عمل وہاں درج ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے جب اپنی دھوکہ دہی اور گستاخی میں لوگ اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ خداوند انہیں اس سے آگے بڑھنے نہ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ یہوواہ کے تحمل کی بھی ایک حد ہے۔

میرے سامنے جو اگلا منظر گزرا وہ آگ لگنے کا الارم تھا۔ لوگوں نے بلند و بالا اور بظاہر آگ سے محفوظ سمجھی جانے والی عمارتوں کو دیکھا اور کہا: "یہ بالکل محفوظ ہیں۔" لیکن یہ عمارتیں یوں جل کر راکھ ہو گئیں گویا قیر کی بنی ہوں۔ تباہی کو روکنے کے لیے فائر انجن کچھ بھی نہ کر سکے۔ فائر بریگیڈ کے اہلکار انجن چلا نہ سکے۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 9، 12، 13۔

ایڈونٹسٹ چرچ نے 11 ستمبر 2001 کے فوراً بعد دنیا سے اس طرح کے اقتباسات کو چھپانے کی کوشش کی۔ یہ نیویارک شہر اور ان نہایت بلند و بالا عمارتوں کے بارے میں کیسے نہیں ہو سکتا جن میں پھیلنے والی آگ کو آگ بجھانے والی گاڑیاں بھی روک نہیں سکیں؟ ایسی تکمیل کے بعد، ایڈونٹسٹ چرچ جن تحریروں کو ایک نبیہ کی لکھی ہوئی قرار دیتا ہے، ان میں سے ایسی عبارت کو چھتوں سے اعلان کر کے کیسے نہ سنایا گیا؟

آخری بارش کے چھڑکاؤ کی آمد، جو نبوتی "بحث" کی آمد کی نشان دہی کرتی ہے، ایڈونٹزم کی آخری بغاوت کی بھی نشان دہی کرتی ہے، کیونکہ وہیں وہ اُس کی واضح اور سادہ باتوں کو پوری طرح رد کر دیتے ہیں جسے وہ بقیہ جماعت کی نبیہ قرار دیتے ہیں۔

"شیطان ... مسلسل باطل اور بے اصل چیزیں داخل کرتا رہتا ہے—تاکہ حق سے بھٹکا دے۔ شیطان کا بالکل آخری فریب یہ ہوگا کہ وہ روح خدا کی شہادت کو بے اثر کر دے۔ 'جہاں رُویا نہیں وہاں قوم ہلاک ہو جاتی ہے' (امثال 29:18). شیطان نہایت چالاک ہے، مختلف طریقوں سے اور گوناگوں ذرائع کے وسیلے، سچی شہادت کے بارے میں خدا کے بقیہ لوگوں کے اعتماد کو متزلزل کرنے کے لیے کام کرے گا۔"

"گواہیوں کے خلاف ایک نفرت بھڑکائی جائے گی جو شیطانی ہوگی۔ شیطان کی کارگزاری یہ ہوگی کہ وہ گواہیوں پر کلیسیاؤں کے ایمان کو متزلزل کرے؛ اس لیے کہ: اگر روح خدا کی تنبیہات، سرزنشیں اور نصیحتیں ملحوظ رکھی جائیں تو شیطان کے لیے اپنے فریبوں کو داخل کرنے اور نفوس کو اپنی گمراہیوں میں جکڑ لینے کی اتنی صاف راہ میسر نہ ہوگی۔" Selected Messages، کتاب 1، صفحہ 48.

گندم اور زوان دونوں کو نبوت کے مطابق باندھنے کا عمل 11 ستمبر 2001 کو روح نبوت کے خلاف بغاوت کے ساتھ شروع ہوا، جس نے اس بتدریج بغاوت کے خاتمے کی نشاندہی کی جو 1863 میں بائبل کے خلاف شروع ہوئی تھی۔

"ہم ایک قوم کی حیثیت سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم زمین کی ہر دوسری قوم پر سچائی میں سبقت رکھتے ہیں۔ پس ہماری زندگی اور کردار کو ایسے ایمان کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ یہ دن بس آپہنچا ہے جب راستبازوں کو قیمتی غلے کی طرح آسمانی گودام کے لیے گٹھروں میں باندھا جائے گا، جبکہ شریر لوگ کھرپتوار کی مانند اُس آخری عظیم دن کی آگ کے لیے جمع کیے جائیں گے۔ لیکن گندم اور کھرپتوار 'کٹائی تک اکٹھے بڑھتے رہتے ہیں۔' ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 100۔

ایڈونٹ ازم اس مندرجہ ذیل عبارت کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے جو براہ راست یہ کہتی ہے کہ جب یہ عمارتیں گر پڑیں تو مکاشفہ باب اٹھارہ، آیت ایک سے تین پوری ہو جائیں گی؟

"اب کیا یہ بات کہی جا رہی ہے کہ میں نے اعلان کیا تھا کہ نیو یارک طوفانی سمندری لہر سے بہا دیا جائے گا؟ یہ میں نے کبھی نہیں کہا۔ میں نے کہا ہے کہ جب میں نے وہاں منزل پر منزل بلند ہوتی ہوئی عظیم الشان عمارتیں دیکھیں تو میں نے کہا: 'کیا ہی ہولناک مناظر وقوع میں آئیں گے جب خداوند زمین کو نہایت شدت سے ہلانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوگا! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔' مکاشفہ کا پورا اٹھارہواں باب اس بات کی تنبیہ ہے کہ زمین پر کیا آنے والا ہے۔ لیکن نیو یارک کے بارے میں کہ اس پر کیا آنے والا ہے، میرے پاس کوئی خاص روشنی نہیں؛ سوئے اس کے کہ میں جانتی ہوں کہ ایک دن وہاں کی عظیم الشان عمارتیں خدا کی قدرت کے زیر و زبر کر دینے سے ڈھا دی جائیں گی۔ مجھے دی گئی روشنی سے میں جانتی ہوں کہ دنیا میں تباہی ہے۔ خداوند کا ایک کلمہ، اُس کی زبردست قدرت کا ایک لمس، اور یہ عظیم و جسیم عمارات گر پڑیں گی۔ ایسے مناظر ظہور میں آئیں گے جن کی ہیبت کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، 5 جولائی، 1906ء۔

یہاں ہمارا موضوع یہ نہیں کہ یہ عبارتیں 11 ستمبر 2001 کو پوری ہوئیں یا نہیں—کیونکہ وہ یقینی طور پر ہوئیں—بلکہ جس مسئلے کو ہم اٹھا رہے ہیں وہ اُس ”بحث“ کے بارے میں ہے جو اُس وقت شروع ہوئی۔ یہ بحث درست یا نادرست طریقہ کار پر تھی۔ ایڈونٹسٹ کلیسیا نے 1863 میں ولیم ملر کی نبوت کی تعبیر کے چودہ قواعد کو مسترد کرنا شروع کیا، اور اب نبوت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ آپ بائبل کے مطالعے کی ایسی کوئی کتاب خرید نہیں سکتے جو ایڈونٹسٹ الہیات دانوں نے لکھی ہو اور جیسے مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور رومن کیتھولک ازم کے الہیات دان بار بار توثیق نہ کرتے ہوں۔ 1863 سے 2001 تک، اور آج بھی، وہ طریقہ کار جس کی نمائندگی ابتدا میں ولیم ملر کے قواعد تعبیر نبوت کرتے تھے، اسے رومن کیتھولک ازم اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے طریقہ کار کے حق میں ایک طرف رکھ دیا گیا۔ جب مکاشفہ اٹھارہ، آیات ایک تا تین پوری ہوئیں، تو جو نبوی ”بحث“ شروع ہوئی وہ صحیح یا غلط طریقہ کار کے بارے میں تھی۔

ہم اشعیا کے ستائیسویں باب کی ”بحث“ کا جائزہ اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

”ہمیں بذاتِ خود یہ جاننا چاہیے کہ مسیحیت کس چیز سے عبارت ہے، سچائی کیا ہے، وہ ایمان کیا ہے جو ہم نے حاصل کیا ہے، اور بائبل کے قواعد کیا ہیں—وہ قواعد جو ہمیں اعلیٰ ترین اختیار کی طرف سے دیے گئے ہیں۔“ The 1888 Materials, 403.